11890 ـ مسلمانوں كے ليے كفار كى قبروں كى زيارت كرنے كا حكم

سوال

مسلمانوں كے ليے كفار كى قبروں كى زيارت كرنے كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اسلام كے علاوہ كسى اور دين پر مرنے والے شخص كى قبر كى زيارت كرنى صرف عبرت حاصل كرنے كے ليے جائز ہے.

اس كى دليل ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ كى مندرجہ ذيل حديث ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنى والدہ كى قبر كى زيارت كى تو رونے لگے اور آپ كے ارد گرد والے لوگوں كو بھى رلا ديا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ميں نے اپنے رب سے والدہ كى بخشش كے ليے دعا كى اجازت طلب كى تو مجھے اجازت نہ دى گئى، اور ميں نے اللہ تعالى سے اپنى والدہ كى قبر كى زيارت كرنے كى اجازت طلب كى تو اللہ تعالى نے مجھے اجازت دے دى، لھذا تم قبروں كى زيارت كيا كرو، كيونكہ وہ تمہيں موت كو ياد كراتى ہے"

اسے مسلم (3 / 65) اور ابو داود (2 / 72) سنن نسائى (1 / 286) اور ابن ماجۃ اور حاكم، اور بيہقى اور احمد نے روايت كيا ہے.

اور اسى طرح بريدہ رضى اللہ تعالى عنہ كى روايت كردہ حديث ميں ہے كہ:

" ہم ايك سفر ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ تھے.

اور ايك روايت ميں ہے كہ:

" غزوہ فتح مكہ كے سفر ميں تھے، تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہمارے ساتھ ايك جگہ پڑاو كيا اور ہم ان كے ساتھ تقريبا ايك ہزار سوار تھے، تو وہاں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے دو ركعت ادا كيں اور پھر ہمارى طرف

متوجہ ہوئے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے کھڑے ہو کر کہا:

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا ہوا (رو کیوں رہے ہیں) ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی استغفار کے لیے دعا کرنے کی اجازت طلب کی تو اللہ تعالی نے مجھے اجازت نہ دی، تو آگ کی بنا پر اپنی والدہ پر بطور شفقت اور رحمت میری آنکھوں میں آنسو آگئے، اور میں نے اپنے رب سے اس کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت دے دی گئی، بلا شبہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، تو ان کی زیارت کیا کرو، ان کی زیارت کرنا تمہیں خیر وبھلائی میں زیادہ کرے گی"

مسند احمد (5 / 355 \- 359) اور ابن ابی شیبۃ (4 / 139) اور ابن حبان، اور حاکم رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے، اور دوسرے زیادہ الفاظ حاکم کے ہیں، اور ان کا کہنا ہے کہ: (یہ حدیث صحیح اور شیخین، یعنی بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے)

اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے، اور وہ اسی طرح ہے جیسا کہ انہوں نے کہا ہے، اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے مختصرا روایت کیا اور اسےصحیح قرار دیا ہے.

اور جب کوئی شخص کافر کی قبر کی زیارت کرے تو اس پر سلام نہ پڑھے اور نہ ہی اس کے لیےدعا کرے، بلکہ اسے آگ میں جانے کی نوید سنائے.

اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ایك اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا:

میرا باپ صلہ رحمی کیا کرتا تھا، اور یہ یہ کام کیا کرتا تھا، لھذا وہ کہاں ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آگ میں" ایسے محسوس ہوا کہ اس اعرابی نے اس سے کچھ محسوس کیا تو عرض کرنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا والد کہاں ہے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جہاں بھی جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرو تو اسے آگ میں جانے کی خوشخبری اور نوید سنایا کرو"

راوی کہتے ہیں کہ وہ اعرابی مسلمان ہو گیا، اور بعد میں کہنے لگا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تھکا دینے والی چیز کا مکلف کیا ہے ! جس کافر کی قبر کے پاس سے بھی گزرو اسے آگ کی نوید سناؤ"

اسے طبرانی نے المعجم الکبیر (1 / 191) میں اور ابن سنی نے عمل الیوم و اللیلۃ (588) اور الضیاء المقدسی نے الاحادیث المختارۃ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور الھیتمی رحمہ اللہ تعالی (1 / 117 ـ 118) کہتے ہیں: اسے بزار اور طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے، اور اس کے رجال صحیح ہیں.

اور اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مرفوع حدیث بھی ہے جس میں ہے کہ:

" جب تم اہل جاہلیت میں سے اپنی اور ہماری قبروں کے پاس سے گزرو تو انہیں بتاؤ کہ وہ جہنمی ہیں"

اسے ابن سنی نے الیوم واللیلۃ میں روایت کیا ہے، اس کی سند میں يحيي بن یمان ہے جو محمد بن عمر سے سیئ الحفظ ہے، اور میں اس سے عن ابی سلمہ کا علم نہیں رکھتا، لیکن ظاہر یہ ہوتا ہے کہ وہ ابن عمرو عین کے فتح اور میم پر جزم اور راء کے بعد واو کے ساتھ ہے، طباعت میں حرف واو ساقط ہو چکا ہے، اور یہ حسن الحدیث ہے.